رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | ہیں ابھی اک نورانی چیز کے پرتاروں میں ہیں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶)

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

جلد ۳	۲۷ جون سنہ ۱۹۱۶ء	شنبہ	مطابق شعبان سنہ ۱۳۳۴ ہجری	نمبر ۱۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت چند دن سے پھر علیل ہے۔ تاہم حضور مہمات دینی کے سرانجام دینے میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں ۔

۲۴ تاریخ کو نصف گھنٹہ کے قریب خوب زور سے بارش ہوئی جو اُمید کیجاتی ہے کہ فصلوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی

میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل برائے تبلیغ گناچور ضلع ہوشیارپور میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک مولوی سے آپ کا مباحثہ قرار پایا ہے۔ نتیجہ سے بعد میں اطلاع دی جائیگی

آجکل کالجوں میں تعطیلیں ہونے کی وجہ سے کئی نوجوان دینی فیوض حاصل کرنے کے لئے قادیان میں آئے ہوئے ہیں۔ حافظ جمال احمد۔ فلاسفر صاحب۔ اور مولوی عبید اللہ صاحب

نئی تصانیف جو ابھی ابھی شائع ہوئیں

مُباحثہ شملہ کا فیصلہ۔

پچھلے دنوں شملہ کے غیر مبایعین اور مبایعین میں ایک بہت بڑا مباحثہ نبوت مسیح موعود کے بارے میں ہوا جسمیں بذریعہ خاص چٹھی کے مولوی محمد علی صاحب نے بھی حصہ لیا۔ اور بہت سی ہدایات دیں۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی بھیجا۔ اور انہوں نے بھی اپنا پورا زور لگایا۔ اس مباحثہ میں ثالث جناب شیخ محمد عمر صاحب بی۔ اے وکیل قرار پائے۔ جناب ممدوح نے ایک طویل فیصلہ نہایت مدلل لکھا ہے جس کا حجم ۶۰ صفحے ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب شیخ صاحب نے کسقدر محنت اسبارے میں کی۔ تمام کتب حضرت مسیح موعود آپکے زیر نظر ہیں۔ فریق ثانی کو اپنے تمام اعتراضات پیش کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ پھر ان کا ایک ایک کر کے جواب دیا ہے یہ فیصلہ ہر احمدی کے پاس ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں نبوت مسیح موعود پر مختصر مگر جامع و مدلل بحث مع حوالجات کتب موجود ہے۔ ہم اس فیصلہ کو غیر مبایعین پر اس رنگ سے بطور حجت پیش نہیں کرتے کہ چونکہ ثالث نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ اس لئے مان لو۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ان دلائل کو دیکھو جو اس میں دیئے گئے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ ایک منصف مزاج اس نتیجہ تک پہنچا ہے۔ جس تک ہم خدا کے فضل سے پہنچے ہیں۔ اس رسالہ کی قیمت صرف ۲ر ہے۔ جو صاحب چاہیں ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر یا بذریعہ وی پی منگوا لیں۔ میں اس رسالہ کی اشاعت پر مکرم مولوی عمر الدین صاحب احمدی مناظر منجانب مبایعین شملہ کو مبارکباد

دیتا ہوں۔ اور تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے انکو جزاکم اللہ جزاءً خیراً کہتا ہوں ؛

پیغام حق

مولوی محمد احسان الحق صاحب نے اپنی بچی امۃ الحق کی یادگار میں یہ کتاب چھپوائی ہے جس میں غیر احمدیوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے بہت سے دلائل قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے مندرج ہیں۔ تبلیغ کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہے۔ سرکاری درسی کتب کی طرز پر اس کی لکھوائی ہے۔ اور کاغذ و چھپوائی بھی قابل تعریف۔ قیمت ۲/ محصول ۱/۔ احباب اس کتاب کے سو سو نسخہ منگا کر دیکھیں۔ ملنے کا پتہ:۔ تشحیذ قادیان

نبی کی پہچان

مولوی عبد السلیم صاحب سونگھڑہ ضلع کٹک نے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم پر ایک مفصل و مدلل مضمون لکھا ہے۔ اور نہایت لطیف نکات بیان کرتے ہوئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ۔ محصول ڈاک [illegible] ملنے کا پتہ:۔ تشحیذ قادیان

بقیہ مدینۃ المسیح

پچھلے دنوں قادیان میں درزی احمد دین و عبد الرحیم احمدیان کی چوری ہوئی۔ دوکان سے قفل شکنی کے ذریعہ مال مسروقہ ہوا۔ تفتیش میں مال مسروقہ کا بہت سا حصہ دو شخصوں یعنی تاج الدین حجام سکنہ قادیان و نتھے شاہ فقیر ساکن [illegible] سے مل گیا۔ لیکن پولیس بٹالہ نے احمد دین مستغیث کو بھی گرفتار کر لیا۔ رائے صاحب لالہ گھنشام [illegible] صاحب مجسٹریٹ علاقہ کی عدالت میں چالان گیا۔ انہوں نے مقدمہ کی اصلیت کو بہت جلد معلوم کر لیا۔ اور احمد دین کو ۲۰ جون کو رہا کر دیا۔ اور باقی ہر دو ملزمان تاج دین حجام و نتھے شاہ فقیر پر ۳۸۰/۴۱۱ تعزیرات کا فرد جرم لگا دی۔ ۲۰ جون ۱۹۱۶ء کو ہر دو ملزمان کی طرف سے شہادت صفائی پیش ہوگی۔ نتیجہ سے بعد میں اطلاع دیجائیگی ؛

۱۷ جون کو قادیان کے سکھوں نے دوسرے ہندوؤں کی مدد سے لواں پنڈ مشمولہ قادیان میں شیخ نور احمد مختار عام سے ایک قطعہ اراضی واقعہ لواں پنڈ پر تکرار کیا۔ اور پرتاب سنگھ وغیرہ سکھ اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاٹھیوں سے مسلح ہو کر لڑائی کی غرض سے موقع پر گئے۔ بعض آدمیوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ اور تھانہ میں رپورٹ بھی ہوئی۔ تحصیلدار صاحب بٹالہ اور تھانہ دار صاحب موقع پر گئے۔ فریق مخالف کے سرآوردہ لوگوں نے معہ پرتاب سنگھ وغیرہ کے حضرت خلیفہ ثانی کے پاس معاملہ پیش کر کے اپنے فعل پر ندامت اور معذرت کا اظہار کیا۔ حضرت نے رحم سے کام لیا۔ اور اس لئے معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ کئی سال ہوئے پہلے بھی ان لوگوں نے سید احمد نور کے مکان کی تعمیر کے وقت حملہ کیا تھا۔ اور بلوہ میں ان لوگوں کا چالان ہو کر فرد جرم لگ چکا تھا کہ قادیان کے اہل ہنود نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عاجزانہ معذرت کی۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کریمی سے ایسے نازک وقت پر انہیں معاف کر دیا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفہ ثانی نے بھی حضرت کے اس عمل کی تجدید فرمائی۔ جو آدمی سکھوں کو سمجھانے کے لئے موقع پر گئے تھے۔ ان کو سخت تاکید تھی کہ ہاتھ میں لاٹھی وغیرہ نہ لے جاویں۔ اور نہ فریق مخالف سے لڑائی کریں۔ اس موقعہ پر سکھوں کے ہاتھ سے ایک چاقو اور ۱۵ لاٹھیاں چھینی گئیں۔ ایک سوٹی جھنڈو عرف تراب علی سے بھی چھینی گئی۔ جو سکھوں کا مددگار ہو کر لڑنے کے واسطے گیا تھا ؛

الخطبہ

حضرت ام المومنین ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم ایک شخص کی دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جسکی عمر ۳۵ سال ہے۔ زرگری کا کام کرتا ہے اور بڑا کاریگر ہے۔ ماہواری آمدن پچاس ساٹھ روپے ہے۔ ایک بیوی پہلے موجود ہے۔ تین لڑکیاں ہیں قوم کا راجپوت ہے۔ جو شخص اپنی لڑکی کی شادی جو پڑھی لکھی ذات الجمال و ذات الدین ہو۔ ایسے آدمی سے کرنا چاہے وہ ہمیں اطلاع دے۔ مکان الگ ہے ؛

مختلف خبریں

عربوں کی آزادی

شریف اعظم مکہ معظمہ کا اعلان

(شملہ ۲۳ جون) مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا گیا ہے۔ "معتبر خبریں موصول ہوئی ہیں کہ شریف اعظم مکہ معظمہ نے مغربی اور وسطی عرب کی تمام عربی اقوام کی مدد سے ترکی اور عثمانی حکومت کے ماتحت سے آزاد کئے جانے کا اعلان کیا ہے۔ جسکی بدانتظامی اور غفلت کے باعث یہ ملک مدت سے تکلیف اٹھا رہا تھا۔ لڑائی ۹ جون کے قریب شروع ہوئی۔ اور شریف مکہ کی ایک نمایاں فتح کے ساتھ ختم ہوگئی۔ مقامات۔ مکہ۔ جدہ اور طائف پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور تمام محصور افواج نے سوائے طائف میں دو چھوٹے چھوٹے قلعوں کے جو ابتک مقابلہ کر رہے ہیں۔ اطاعت قبول کر لی ہے۔ مکہ اور طائف میں مطیع شدہ سپاہ کی تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ لیکن جدہ میں ۴۵ افسران ۱۴۰۰ سپاہی اور ۶ توپیں گرفتار کی گئی ہیں۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق مدینہ (منورہ) کا زبردست محاصرہ ہو رہا ہے اور حجاز کے ساتھ تمام سلسلہ جات رسل و رسائل اب شریف مکہ کے قبضہ میں ہیں۔ چونکہ اب جدہ شریف اعظم کے محفوظ قبضہ میں ہے۔ اس لئے سمندر کی راہ آمد و رفت کا از سر نو اجرا ممکن ہو گیا ہے۔ اور حجاز کے بندرگاہوں کے ساتھ اب پھر تجارت کی جا سکتی ہو۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ مقامات مقدسہ کے سالانہ حج میں گذشتہ دو سال سے جو مشکلات پیش آتی تھیں۔ انہیں سے زیادہ تر مشکلات اب دور ہو جائینگی۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ سامان خوراک اور غیر معین موسم کی خرابی کے سوال کے علاوہ جہازوں کی کمی کے باعث فی الحال کثیر تعداد لوگوں کا حج کو روانہ ہونا مناسب نہیں ہے"

لنڈن ۲۱ جون۔ ۴ جون اور ۲۰ جون کے درمیان جنرل برسیلوف کی افواج نے ۱۷۲۴۴۸ قیدی ۱۹۸ توپیں اور ۵۵۰ مشین گنیں ۱۸۹ [illegible] اور [illegible] سامان گرفتار کیا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۲۷ جون ۱۹۱۶ء

گناہ اپنا۔ الزام دوسروں پر

حضرت خلیفہ ثانی کے درس قرآن کی روشنی میں لکھا گیا

بہت سے انسان دنیا میں اس قسم کے پائے جاتے ہیں۔ جو اپنی غلطی کو قبول کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتے جو باتیں کہ درست اور صحیح ہوتی ہیں۔ وہ تو خیر درست ہی ہیں۔ ان کے منوانے کے لئے جسقدر زور ماریں ٹھیک ہے لیکن وہ اپنی غلط۔ باطل اور راستی و صداقت سے دور باتوں کو بھی درست ہی بتاتے ہیں۔ اور یہی ضد اور اصرار ہوتا ہے کہ جو ہم کہتے ہیں وہی درست اور صحیح ہے۔ انکے خلاف بڑے بڑے زبردست دلائل اور براہین سنکر ہنس دیتے۔ اور یہ کہکر ٹال دیتے ہیں کہ اپنا اپنا خیال ہے اصل میں بات وہی درست ہے۔ جو ہم کہتے ہیں۔ غرض ایسے لوگوں کی سرتوڑ کوشش یہ ہوتی ہے کہ دوسرے کی بات جو راستی اور صداقت پر مبنی ہو۔ اسے غلط اور جھوٹا ثابت کیا جائے۔ اور اپنی بات جو غلط اور ناروا ہو۔ اُسے سچا بتایا جائے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب دلائل کے ذریعہ انہیں خاموش کرا دیا جائے۔ اور وہ کوئی دلیل اپنی تائید میں نہ پیش کر سکیں۔ تو چونکہ ان کی طبیعت ضد اور ہٹ کی عادی ہو چکی ہوتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ حق بات کو قبول کرلیں۔ اپنے انکار کی ایک اور صورت نکال لیتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ خدا نے ہمیں اسی حالت میں پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا اسی طرح رہنا اسے پسند ہے۔ پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ گویا وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اس بات کو تو مانتے ہیں کہ حق ہمارے پاس نہیں۔ اور ہم اس کے خلاف چل رہے ہیں لیکن اس بات کا کیا علاج ہو۔ کہ خدا ہمیں اسی طرح چلا رہا ہے۔ کیونکہ اگر خدا کو یہ طریق پسند نہ ہوتا تو ہماری کیا طاقت تھی کہ ایسا کرتے۔ ہمارا ایسا کرنا بتا رہا ہے کہ ہم اس کے کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ خدا ہم سے یہی کروانا چاہتا ہے۔ لیکن یہ پہلو وہ اس وقت اختیار کرتے ہیں۔ جبکہ بالکل لاچار ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ اس طرح اپنی کمزوری کو خدا کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ غرض خواہ کچھ ہو۔ ایسے لوگ اپنی غلطی کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہماری جماعت میں اختلاف ڈلوانے والوں ہی کی ایسی مثالیں مل سکتی ہیں۔ جن میں سے ایک دو کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسئلہ کفر و اسلام یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہ کرنے والے کافر ہیں یا مسلمان کے متعلق ہماری جماعت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے مطابق ایک زبردست مضمون لکھا جسمیں ثابت کیا کہ آپکے منکر کافر ہیں۔ اس مضمون کا جواب دینے کے لئے فریق مخالف نے مختلف اوقات میں مختلف طریق سے کوشش کی۔ اور ہمیشہ اپنی بات کی تائید میں لگے رہے۔ اسی کوشش کے سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی زندگی کے آخری ایام میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں دو ایسی باتیں لکھیں۔ جو نہایت ہی قابل تعجب تھیں۔ ایک تو یہ کہ قل اللہ ثم ذرھم کے یہ معنی کئے کہ "اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دو" حالانکہ یہاں اللہ فاعل ہے۔ اس فعل کا جس کا پیچھے ذکر ہے۔ سوال ہے کہ یہ کتاب (قرآن کریم) کس نے نازل کی ہے۔ اس کا جواب ہے۔ کہو اللہ نے یہ جواب دیکر ان کو چھوڑ دے۔ کہ اپنی شرارتوں میں لگے رہیں۔ تیرا کام ان کو بتا دینا ہے نہ کہ زبردستی منوانا ہی۔ مولوی محمد علی صاحب نے جب اپنا مطلب نکالنے کے لئے ایک غلط معنے کئے تو انہیں متنبہ کیا گیا لیکن بجائے اس کے کہ غلطی کو تسلیم کرتے یہ کہدیا کہ یہ معنے میں نے نہیں کئے۔ حضرت خلیفہ اول نے مجھے بتائے تھے۔ دوسری بات مولوی صاحب موصوف نے یہ لکھی کہ "امام ابوحنیفہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہدے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو" مولوی صاحب کا یہ فقرہ ہی ایسا ہے جو اپنے غلط ہونے کو خود ظاہر کر رہا ہے۔ یعنی یہ کہ کسی سے اگر کفر صادر بھی ہو جائے۔ تو بھی وہ کافر نہیں ہوتا یہ تو ایسا ہی فقرہ ہے جیسے کوئی کہے۔ کہ "اگر فلاں شخص فلاں کے سر پر ہاتھ رکھ دے۔ تو بھی نہیں رکھ سکتا" یا یہ کہ "اگر فلاں شخص فلاں کو مار دے تو بھی نہیں مار سکتا" جبکہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ لیا جاتا اور اُسے مار لیا جاتا ہے۔ تو پھر اس کے کیا معنے ہوئے کہ سر پر ہاتھ نہیں رکھا۔ اور نہ ہی مارا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص سے کفر سرزد ہوتا ہے۔ تو پھر اس کے کیا معنے کہ وہ کافر نہیں ہوتا۔ یہ کہنے والے کے نزدیک گویا اسلام ایک ایسی مصیبت ہے۔ جو ایک دفعہ کسی کے گلے پڑ جائے۔ تو پھر اتر نہیں سکتی۔ مثل ہے۔ کہ سردی کے موسم میں ایک ریچھ پانی میں بہا جا رہا تھا۔ کچھ آدمی جو کہیں جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے اسے دیکھ کر سمجھا کہ کمبل ہے جو پانی میں بہ رہا ہے۔ یہ سمجھ کر اس کے لینے کے لئے پانی میں کود پڑا۔ اور وہیں جا کر کھینچنے لگا۔ کھینچنے گھسیٹنے میں ریچھ کو بھی ہوش آگیا اور اس نے آدمی کو اپنے قابو میں کر لیا۔ اور دونوں کی کشتی ہونے لگی۔ جب بہت دیر لگ گئی۔ تو دوسرے آدمیوں نے جو اس کے ساتھی تھے۔ اور دور بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اُسے کہا کہ کمبل پانی میں بھیگے ہونے کی وجہ سے بوجھل ہے۔ اور تم سے اٹھایا نہیں جاتا تو چھوڑ کر چلے آؤ۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں تو اسے چھوڑتا۔ اب وہ مجھے نہیں چھوڑتا۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اسلام کے متعلق جو یہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر خواہ کوئی شرک کرے کفر کرے۔ ظلم کرے۔ مسلمان ہی رہتا ہے۔ یعنی خواہ وہ عیسائی ہو جائے۔ کہ ہندو ہو جائے۔ برہمو کہلائے۔ اسلام اسکے گلے سے نہیں اترے گا۔ اور وہ مسلمان ہی رہیگا

علاوہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ وہ تیرے پاس آکر گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ جھوٹے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اتنی غیرت ہے کہ باوجود یکہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ خدا کو ایک جانتے ہیں۔ اور گواہی بھی دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کو جھوٹا کہتا ہے۔ کیونکہ وہ دل سے اسلام کو نہیں مانتے *

پس معلوم ہو گیا کہ جو شخص دل سے اسلام کو نہیں مانتا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ تو وہ شخص جو شرک اور کفر کا مرتکب ہو۔ وہ کہاں مسلمان رہ سکتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔ ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر وماھم بمؤمنین۔ کچھ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک وہ مومن نہیں ہیں۔ گویا باوجود ان کے اقرار ایمان کے انہیں مسلمان قرار نہیں دیا گیا۔ تو خدا تعالیٰ تو اسلام کے متعلق ایسی غیرت رکھتا ہے۔ کہ جب تک کوئی اپنے قول اور فعل سے مسلمان نہ ہو۔ اسوقت اُسے مسلمان نہیں قرار دیتا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے یہ کہدیا۔ کہ جو ایک دفعہ مسلمان ہو جائے۔ پھر خواہ اس سے شرک سرزد ہو یا کفر وہ مسلمان ہی رہتا ہے۔ اور اس بات کو امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب کر دیا۔ حالانکہ امام ابو حنیفہ وہ امام ہے۔ جو فہم اور عقل کے لحاظ سے ائمہ اربعہ میں بڑا درجہ رکھتا ہے *

مولوی محمد علی صاحب نے ایسا کیوں کیا کہ ایک غلط بات کو حضرت خلیفۃ اولؓ کی طرف منسوب کر دیا۔ اور دوسری کو امام ابو حنیفہ کی طرف۔ اسی لئے کہ انہوں نے اپنی غلطی کو اپنے ذمہ لگانا پسند نہ کیا۔ اور اپنے ایگو بری ثابت کرنے کے لئے دوسروں پر بات منسوب دی۔ اس قسم کی جرأت محض ضد اور ہٹ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ اگر انسان انصاف اور غور و فکر سے کام لے تو کبھی ایسے فعل قبیحہ کا ارتکاب نہ کرے۔ ہر ایک مومن اور متقی کو اس سے بہت بچنا چاہیئے اور اپنی غلطی کو خوشی قبول کر کے اسکی اصلاح کر لینی چاہئیے نہ کہ ضد میں آکر ایک غلطی کے بدلے دوسری غلطی کا مرتکب ہونا چاہیئے *

پیغامی فتنے سے مامون رہے

مولوی کرم داد صاحب نے نبوت مسیح موعود کے بارے میں ایک پُراز معلومات مراسلت بھیجی ہے اُمید ہے ناظرین کرام اسے بنظر امعان پڑھ کر اپنے مذہبی معلومات میں اضافہ کرینگے (ایڈیٹر)

۷ جون ۱۹۱۶ء کو حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ اور سید مدثر شاہ چکوال سے ہوتے ہوئے دولمیال میں آئے۔ اور تین دن ٹھہرے رہے۔ آتے ہی ہر چھوٹے بڑے کو یہ کہنا شروع کیا کہ میاں نے بڑا غضب کیا۔ جو مرزا کو نبی مان کر تم کو کافر بنا دیا۔ اگر نبی مانتے ہو تو مرزا کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔ غیر احمدیوں نے جب یہ سنا تو ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ مرزائیوں کی مسجد میں دو مولوی آئے ہوئے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں مرزائی تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ مرزا جھوٹا ہے۔ تو یہ دورہ کر کے جہاں جہاں کوئی مرزائی ہے۔ اسکو بتا رہے ہیں کہ اس مذہب کو چھوڑ دو۔ وہ جھوٹا شخص تھا۔ گاؤں میں نے مجھے جہاں کہیں جانے کا اتفاق ہوا۔ یہی آواز آئی۔ کہ کیوں جی تم کو دیا سچا جھوٹا ہونا اب بھی معلوم ہوا یا نہیں بعض غیر احمدیوں نے یہ مشورہ کیا کہ مرزائی اپنی مسجد میں شاید ان کو ٹھہرنے نہ دیں۔ چلو ان کو اپنی مسجد میں لے آؤ۔ اور ان سے وعظ کراؤ کہ مرزا جھوٹا تھا۔ ہم اس حالت کو دیکھ کر سخت حیران ہوئے۔ کہ ہماری شامت یہ کہاں سے آ گئے۔ جو آدمی حضرت صاحب کو ماننے کے قریب تھے وہ بھی بدظن ہو جائینگے۔ ایک بھائی نے حکیم صاحب کو کہا کہ آپ کے آنے سے دشمن خوش ہو رہے ہیں۔ جن مسائل میں آپ کو اختلاف ہے وہ ہم سے علیحدہ بیٹھ کر فیصلہ کر لیں۔ ہر آدمی کو بازو سے پکڑ کر یہ کہنا کہ انہوں نے مرزا کو رسول بنا کر اسلام کا ستیاناس کر دیا۔ اچھا نہیں۔ اگر آپ حضرت صاحب کو صادق اور راستباز مانتے ہیں۔ تو رات کو وعظ میں آپ کا نام لیکر یہ کہدو کہ وہ مہدی اور مسیح تھے تاکہ آپکے آنے سے جو خبر اڑ رہی ہے۔ اسکی تردید ہو جائے۔ چنانچہ رات کو حکیم صاحب نے وعظ کیا جس میں غیر احمدی اس لئے شامل ہوئے کہ احمدیوں کے برخلاف وعظ ہو گا۔ اگرچہ حکیم صاحب نے حضرت اقدس کا مہدی اور مسیح ہونا بیان کیا مگر یہ لوگ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں کے مرزائیوں نے انکی منت کی کہ ہمارا پردہ فاش نہ کرو۔ اس لئے انہوں نے مرزا کو مہدی کہا۔ سُنا ہے کہ حکیم صاحب نے باوجود اس حالت کے لاہور میں یہ لکھ بھیجا۔ کہ یہاں دو غیر احمدی میرے وعظ سے احمدی ہو گئے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ یہاں ایک آدمی بھی ان کا ہمخیال نہیں۔ جن آدمیوں کے حکیم صاحب نے نام لکھے ہیں کہ دولمیال ضلع جہلم میں فلاں فلاں آدمی میرے وعظ سے احمدی ہوئے۔ یہ نام جب پیغام میں شائع ہوں۔ تو خاکسار کو ان سے مطلع کیا جائے۔ کیونکہ پیغام یہاں نہیں آتا۔ میں انشاء اللہ انکی طرف سے اصل حقیقت کو ظاہر کر دوں گا۔ آپ میری اس تحریر کو الفضل میں شائع کر دیں *

کرمداد از دولمیال ۱۰ مئی ۱۹۱۶ء

مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ

حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ دولمیال میں ۷ جون کو آئے۔ اور سلسلہ گفتگو شروع کیا فتح محمد خاں نمبردار دولمیال نے آپ سے پوچھا کہ مامور من اللہ جھوٹ بھی بولتا ہے حکیم صاحب۔ ہرگز نہیں۔ نمبردار صاحب حضرت اقدس نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ میری یہ اولاد میرے نوروں کی وارث ہوگی۔ اور آپ انکو مثال سمجھتے ہیں حکیم صاحب۔ وہ وعدہ محمدی بیگم کے متعلق تھا۔ سید مدثر شاہ نے جو حکیم صاحب کے ساتھ بیٹھے تھے۔ کہا کہ ہم بھی حضرت کی اولاد ہیں۔ اور آپ کے نوروں کی وارث پیشگوئی پوری ہو گئی۔ نمبردار صاحب! آپ ان سوالوں کا جواب دیں :۔

(۱) تریاق القلوب صفحہ ۴۳ میں ہے " الہام یہ تبلا تا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا۔ سو خدا کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے " اس سے ظاہر کہ ان چار سے ایک مسیح صفت ہے۔ آپ ان کو بیپ اور ضال سمجھتے ہیں پس آپ کے اعتقاد کے موافق پیشگوئی غلط نکلی *

(۲) اسی کتاب کے صفحہ ۶ میں ہے " اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لا دے

اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوردل کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔" غور کرو بقول آپکے اس بیوی سے وہ اولاد پیدا ہوئی۔ جس نے ان بیجوں کو بجائے پانی دینے کے خشک زمین میں پھینک دیا۔ کیا ماموربن اللہ کی پیشگوئیاں اسی طرح پوری ہوتی ہیں جیسے آپ سمجھ رہے ہیں ؛

(۳) ایضاً صنہ "اور اس الہام میں اشارہ کیا کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی۔ اور تو اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اور مریم کی طرح اس سے تجھے پاک اولاد دی جائیگی۔ سو جیسا کہ وعدہ دیا گیا۔ ایسا ہی ظہور میں آیا۔" اب حکیم صاحب خدا کے واسطے کچھ تو انصاف کرو۔ جب حضور مغفور صاف طور پر فرماتے ہیں کہ وہ پاک اولاد کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور آپ کہتے ہیں کہ یہ اولاد پاک نہیں۔ پھر کسی وقت محمدی بیگم سے ہوگی ذرا کسی غیر احمدی کے آگے یہ ذکر تو کرو ؛

(۴) ایضاً صنہ "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دیگئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔" اللہ تعالیٰ نے مسجد میں محمود کا نام لکھا ہوا اس لئے دکھلایا۔ کہ حضرت اقدس کے دشمن تو اس بات کے منتظر تھے۔ کہ کب اس شخص کو موت آوے جو یہ جگہ ویران ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کشف سے آپ کو بشارت دیتا ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ محمود آپکا جانشین ہو کر اس مسجد میں جماعت کا امام ہوگا۔ اور دشمن کی سب آرزو خاک میں مل جائے گی۔ بتایئے آپکے نزدیک یہ کشف کس رنگ میں پورا ہوا۔ کیا محمود کا نام اس لئے دکھایا گیا کہ لوگیوں اولاد کے اشتہار دیتا ہے یہ سمجھ وقت آگیا ہے محمود کے زمانہ میں پوپ کی گدی بنیگی۔ اللہ تعالیٰ اس گروہ سے پناہ دے۔ حکیم صاحب چار میں سے ایک مر گیا۔ اس لئے پیشگوئی اپنے ظاہر پر پوری نہ ہوئی کسی اور رنگ میں پوری ہوگی۔ یہ سُنکر تمام حاضرین نے حکیم صاحب کا لاجواب ہونا دیکھ لیا۔ اس شرمندگی کو دور کرنے کے لئے شاہ صاحب نے کہا کہ شیعہ لوگوں کی طرح تم بھی مرزا صاحب کی اولاد کے پیچھے حق کو قبول نہیں کرتے۔ نمبردار صاحب! اگر ہمنے محض اولاد کو قبول کرنا ہوتا۔ تو مرزا سلطان احمد خان کو کیوں قبول کر لیتے۔ حضرت صاحب کی اولاد ہونے کے علاوہ وہ ایک معزز عہدہ پر ممتاز بھی تھے۔ غرض جماعت کے تمام آدمیوں نے حکیم صاحب کی تقریر سُنکر یہی کہا کہ یہ لوگ میاں صاحب کی دشمنی میں اندھے ہوگئے ہیں۔ خاصکر حکیم صاحب کے تو دماغ میں بھی فرق آگیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی خواہ غیر احمدیوں کے ہوں یا احمدیوں کے یہی کہتے رہے خیر دار میاں صاحب کو نہ ماننا جس سے وہ ہنس پڑتے کہ خدا جانے اس مولوی کو کیا ہو گیا۔ لطف اس پر یہ کہ لاہور میں لکھتے ہیں کہ دو لمیال میں میرے وعظ سے محمودی بہت نرم ہو گئے۔ نرمی کا حال تو معلوم ہو جاتا۔ مگر میں نے بڑی مشکل سے بعض جوشیلے دوستوں کو روکا۔ رات کو وعظ کے بعد رائے محمد مسجد میں آیا۔ اور اس نے یہ سمجھکر کہ یہ بزرگ قادیان سے آئے۔ حکیم صاحب کو دُعا کے لئے کہا۔ حکیم صاحب نے جھٹ اپنے امیر المومنین کی خدمت میں لکھ دیا کہ دو لمیال سے رائے محمد آپ کی بیعت کرتا ہے۔ اگر حکیم صاحب کا یہ لکھنا واقعی درست ہے تو رائے محمد زندہ موجود ہے۔ اس سے دریافت کیجئے۔ ایسے جھوٹ سے کام لینا کیا ایک مومن کا کام ہے ؛

رائے محمد کا بیان

میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا مدت سے قائل ہوں۔ اور ہمیشہ جماعت احمدیہ کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ مجھے علم نہ تھا کہ حکیم صاحب قادیان کے دشمن اور حضرت کی اولاد کو گالیاں نکالنے والے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ قادیان سے تشریف لائے۔ میرا بھائی میدان جنگ میں گم ہو گیا۔ دُعا کے لئے عرض کی۔ اب سنا ہے کہ انہوں نے میرا نام لاہور پارٹی میں لکھدیا۔ لہذا میں بذریعہ الفضل اعلان کرتا ہوں کہ میرا لاہوریوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حکیم صاحب کی چالاکی ہے۔ انہوں نے میرے سامنے اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کیا۔ ہم سنتے تھے کہ لاہوری ٹھگ ہوتے ہیں۔ سو حکیم صاحب نے ہم سے وہی معاملہ کیا ؛

رائے محمد بقلم خود

حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ سے نبوت پر گفتگو

حکیم صاحب نے فرمایا۔ جسقدر نبی گذرے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نبی نہیں ہوا جس نے کسی حکم میں دوسرے نبی کی اطاعت کی ہو۔ مرزا صاحب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تابع اور آپکی شریعت کے پیرو ہیں۔ اس لئے وہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اسلام میں آپ کے بعد کسی کو نبی ماننا کفر ہے۔ خاکسار نے اس کے جواب میں آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور حاضرین کو یہ باتیں سمجھائیں :-

(۱) قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ بہت سے نبی تورات کے پیرو تھے جیسا کہ فرمایا۔ یحکم بھا النبیون۔ اور ہارونؑ موسیٰ کے ماتحت تھے۔

(۲) حدیث میں آیا کہ بعض نبی صاحب شریعت تھے۔ اور بعض ان کے پیرو۔ تیسیر القاری شرح بخاری میں ہے "بصحت پیوستہ نزد ابی حبان از حدیث مرفوع ابی ذر رضی اللہ عنہ کہ عدد انبیاء یک لکھ چہار دہ ہزار است۔ و ازین جملہ سہ صد و سیزدہ رسول اند کہ کتاب سماوی و صحف برآنہا نازل شدہ و بروحق آن تبلیغ احکام کردہ اند۔"

(۳) یاجوج ماجوج کے وقت جو عیسیٰ اُمت میں ہوگا اسکو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا۔ ثم یاتی نبی اللّٰہ عیسیٰ۔ ویحصر نبی اللّٰہ عیسیٰ و اصحابہ۔ فیرغب نبی اللّٰہ عیسیٰ و اصحابہ۔ ویھبط عیسیٰ نبی اللّٰہ عیسیٰ و اصحابہ (ابن ماجہ)

(۴) وعن عائشۃ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ ..... وھذا ایضاً لا ینافی لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔

(مجمع البحار)

(۵) ولو عاش لکان صدیقاً نبیاً۔ یعنی ابراہیمؑ آپ کا لڑکا اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا ؛

(۶) قد لا یکون النبی مستقلاً بل یاتی لتقویۃ شریعۃ نبی قبلہ (زرقانی)

(۷) فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ ولھذا قلنا ارتفعت نبوۃ التشریع وھذا معنی لا نبی بعدہ

(فتوحات مکیۃ)

(۸) و نزول توریت کہ در روئے علم بر چیز است و بودن انبیاء بنی اسرائیل داخل تحت شریعت وے و محکوم بحکم نبوت وے حتی عیسیٰ علیہما السلام۔ (شیخ الاسلام شرح بخاری صفحہ ۱۸۳)

(۹) ولا یمتنع ان یبعث فی الفترۃ من یدعو الی شریعۃ الرسول الاخیر (فتح الباری)

(۱۰) عیسیٰ نبی اللہ کے زمانہ میں آپکے دشمن یہودیوں کو حجر و شجر ہر ایک چیز کافر کہیگی۔ اور آپکی جماعت کو مسلم۔ سوائے درخت غرقد کے۔ جو یہودیوں کا درخت ہے۔ اور جو انکی پرورش کرتے ہیں یعنی لاہوری بلڈنگس پارٹی جن کا شرع یہودیوں کی امداد پر ہے۔ پڑھو حدیث فلا یبقی شیٔ مما خلق اللہ یتواری بہ یہودی الا انطق اللہ ذالک الشیٔ لا حجر ولا شجر ولا حائط ولا دابۃ الغرقد فانہا من شجرہم لا تنطق الا قال یا عبد اللہ المسلم ھذا یہودی (ابن ماجہ) اس سے ظاہر کہ مسیح موعود نبی اور اس کا منکر کافر مسلم وہی جو آپ کو مانے۔

(۱۱) دابۃ الارض کے زمانہ میں مسلم کافر جدا کئے جائینگے فیقول ھذا یا مومن ویقول ھذا یا مومن (ابن ماجہ) مشہور کافر تو پہلے ہی جدا ہیں۔ یہ کافر وہ ہیں جو مسلمانوں سے ظاہر ہونگے۔ حجج الکرامہ صفحہ ۱۵۲ میں ہے " در روایت آمدہ است کہ بیاید کافر او وے نماز میگزارد در مسجد" چونکہ دابہ (طاعون) ظاہر ہو چکا۔ اور کافر جدا ہو گئے۔ جس سے ثابت ہے کہ مسیح موعود نبی ہے۔

(۱۲) عن ابن عباس مرفوعًا ..... فذلک قولہ تعالیٰ وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسکناہ فی الارض فاذا کان عند خروج یاجوج وماجوج ارسل اللہ جبریل فیرفع من الارض القرآن والعلم ...... فذلک قولہ تعالیٰ وانا علی ذھاب بہ لقادرون (حجج الکرامہ صفحہ ۴۶) یعنی یاجوج ماجوج کے فساد سے قرآن شریف اٹھ جائیگا۔ دوسری روایت میں ہے۔ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویفشو الزناء (ابن ماجہ) معلوم ہوا سخت جہالت پھیل جائیگی جسکے دور کرنے کے لئے نبوت اترےگی۔ وہی جس کا آخرین منہم میں وعدہ ہے۔ کیونکہ نبوت سے پہلے جہالت ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فانما لم تکن نبوۃ الا کان بین یدیہا جاھلیۃ (ترمذی) ایسی جہالت کا دور کرنا نبوت کا کام ہے نہ عام مجددین کا۔ اسلئے مجدد الف ثانی رحمہ در مکتوب بست و سوم از مجلد ثانی نوشتہ اند کہ اسلام دریں اوان غربت پیدا کردہ است و مسلمان غریب گشتہ اند..... ایں آں وقت است کہ ہزار سال از بعثت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام گذشتہ و علامات قیامت پرتو انداختہ و سنت بواسطہ بعد عہد نبوت مستور شدہ و بدعت بعلت انتشار کذب جلوہ گر گشتہ۔ شاہبازے باید کہ نصرت سنت فرماید و ہزیمت نماید" (صفحہ ۲۶۹) یعنی نبوت کو بہت عرصہ گذر گیا پھر نبوت کا زمانہ آوے۔ جو یہ خرابی دور ہو

(۱۳) ومن قال بسلب نبوتہ کفر حقا کما صرح بہ السیوطی۔ یعنے جو مسیح موعود سے نبوت چھینے وہ پورا پورا کافر ہے (وعیسیٰ را بعد نزول وحی الٰہی آید ..... وظاہر آنست کہ آرندہ وحی بسوئے او جبرائیل علیہ السلام باشد۔ بلکہ ہمین یقین داریم و در آں تردد نمی کنیم۔ چہ جبرائیل سفیر خدا است درمیان انبیاء علیہم السلام و فرشتہ دیگر برائے ایں کار معروف نیست۔ (اس سے ظاہر کہ مسیح موعود پہلے انبیاء میں شامل) ابو حاتم در تفسیر خود آوردہ۔ انہ وکل جبرئیل بالکتب والوحی الی الانبیاء واآنچہ بالسنہ عامہ مشہور شدہ کہ نزول جبرئیل بسوئے ارض بعد موت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نشود بے اصل محض است (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱) زیرا کہ عیسیٰ در وقت نزول خود باتفاق منجملہ این امت باشد و جود بقاء او بر نبوت خویش .. ... فہو علیہ السلام وان کان خلیفۃ فی الامۃ المحمدیۃ فہو رسول ونبی کریم۔ (ایضًا صفحہ ۴۲۶)

(۱۴) حدیث شریف میں ہے۔ ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم ویبقی فی الارض شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ وتحشرہم النار مع القردۃ والخنازیر (ابو داؤد) یعنی آخری زمانہ ایک ہجرۃ میری اس ہجرت کے مانند ہوگی۔ جو اسکو اختیار نہ کرینگے۔ ان پر آگ کا عذاب نازل ہوگا اور وہ سور بندر بنائے جائینگے۔ اس سے آپ کی نبوت کا بھی آنا ثابت ہوتا ہے جس کا نشان یہ ہے۔ کہ اس وقت آگ کا عذاب موجود۔ افسوس ان پر جو ہجرت کے مقام کو چھوڑ کر ان میں جا ملے۔ جن کی شکلیں ممسوخ ہو چکیں۔

(۱۵) حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ کا متبع اور خادم شریعت لکھا ہے دیکھو اعلان خطبہ الہامیہ صفحہ ب کا حاشیہ جہاں ایک معترض کا قول نقل کیا ہے۔ وقال ان ھذا الرجل یزعم ان عیسیٰ کان من متبعی موسیٰ الخ یعنے یہ معترض کہتا ہے کہ میں عیسیٰ کو موسیٰ کا متبع سمجھتا ہوں۔ سو اس جاہل کو کیا معلوم وہ نہیں جانتا۔ ان النصاری قد اتفقوا علیٰ ان عیسیٰ بن مریم ما اتاہم بالشریعۃ" پھر دیکھو حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱ ثم اعلم ان المسیح الموعود فی کتاب اللہ لیس ھو عیسیٰ ابن مریم صاحب الانجیل وخادم الشریعۃ الموسویۃ"

(۱۶) حضور مغفور اپنی نبوت کے متعلق فرماتے ہیں۔ دیکھو آخری خط "سو میں خدا کے حکم کے موافق **نبی** ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ اس دنیا سے گذر جاؤں" ایک غلطی کے ازالہ میں آپ لکھتے ہیں " جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا۔ صرف ان معنوں سے کیا۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں"

میری اس تقریر کے بعد حکیم صاحب نے تقریر کی۔ کہ مولوی صاحب نے جو کچھ بیان کیا وہ بالکل جھوٹ ہے۔ حرام للہ جو قرآن سے کسی نبی کا دوسرے نبی کے ماتحت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حرام للہ جو کسی حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو نبی اللہ کہا۔ یہ حدیث ہی موضوع ہے۔ حرام للہ جو کہیں مسیح موعود نے اپنے آپ کو نبی کہا۔ اس کے بعد کتابوں سے وہ حوالے پیش کئے۔ جن میں جزوی نبی ہونے کا ذکر تھا۔ اور ایک حوالہ ازالہ اوہام سے نقل کیا۔ کہ نبی دوسرے کا مطیع نہیں ہوتا اور اسطرح بار بار حرام للہ کے تکرار سے وقت پورا کیا۔ دوسرے دن میں نے اس حدیث کا جس میں نبی اللہ لکھا ہے واقعات سے صحیح ہونا ثابت کیا۔ جو انشاء اللہ پھر کسی وقت لکھ بھیجوں گا۔

کرم داد از دولمیال

ووکنگ مشن اور ہم

۲۸ مئی کے پیغام میں ووکنگ مشن کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کسی غیر ذمہ دار شخص نے میری نسبت چند غلط بیانیاں کی ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ ان تمام اعتراضوں کے متعلق لکھوں۔ لیکن فی الحال میں ایک ہی بات کو لینا ہوں راقم نے دو دعوے کئے ہیں۔ اول یہ کہ مولوی صدر الدین صاحب کے چال چلن پر الفضل و فاروق میں حملے کئے گئے ہیں۔ واقعی کوئی ایسے حملے اخبارات میں ہوئے ہیں۔ میں نے نہیں پڑھے۔ اور اگر کئے گئے۔ تو وہ غلط ہیں یا صحیح مجھے اس سے سروکار نہیں۔ اور نہ یہ کام میرے ایما سے ہوا ہے ان کا دوسرا دعوے یہ ہے۔ کہ ایسے ریمارکس میں چوہدری فتح محمد صاحب کا ایک خاصہ حصہ ہے۔ اس کے متعلق میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ ایک بہتان عظیم ہے۔ اور لکھنے والے نے بناوٹ اور چالاکی سے کسی اور غرض کو حاصل کرنے کے لئے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ کاش کہ ان لوگوں کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا اور ذرا تحقیقات کرنے کے بعد ایسے الفاظ اپنے منہ سے نکالتے۔ اگر انہیں اللہ تعالےٰ کا خوف نہیں ہے۔ تو اس کی مخلوق سے ہی حیا کریں۔ کہ جب جھوٹ ظاہر ہوگا۔ تو پبلک کیا کہیگی۔ کیا ایڈیٹر پیغام اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہ کس تحریر میں یا تقریر میں یا کسی فرد بشر کے سامنے مینے کبھی مولوی صدر الدین صاحب کے متعلق کوئی ایسی بات کہی ہو۔ جو مولوی صاحب موصوف کے چال چلن پر حملہ ہو۔ اگر کوئی ثبوت نہیں۔ تو ایسی جھوٹی بکواس سے فائدہ کیا!

میرے پاس ایسی گواہی ہے۔ جو بروقت ضرورت مہیا ہو سکتی ہے۔ کہ مینے مولوی صدر الدین صاحب کے چال چلن کی تعریف کی ہے۔ اور بعض افواہیں جو ان کے متعلق مشہور تھیں۔ ان کی مینے یہاں پہنچکر اپنے علم کے مطابق تردید کی ہے باوجود اس کے الٹا مجھ پر بہتان باندھنے کا الزام لگتا ہے ہاں ایک بات ضرور ہے۔ کہ مجھے مولوی صاحب کی طرز تبلیغ سے اتفاق نہیں۔ اور یہ سب لوگوں کو معلوم ہے مولوی صاحب کو بھی معلوم ہے۔ اسی طرح مجھے خواجہ صاحب سے بھی اس بات میں اختلاف تھا۔ مینے تو مولوی صاحب کے خلاف کوئی اور بات کبھی ہی نہیں۔ تبلیغ ہی کے متعلق مینے ایک دفعہ ذکر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اس طرز کے اختیار کرنے میں بعض دفعہ انسان کو مشکلات پڑتی ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ مولوی صدر الدین صاحب لکچر دینے کے بعد بیٹھ گئے۔ اور حاضرین سے کہا کہ اگر کوئی سوال ہو تو پوچھ لیں۔ ایک ڈاکٹر کی بیوی نے کھڑے ہو کر پوچھا۔ کہ آیا اسلام میں وحی و الہام جاری سمجھا جاتا ہے؟ مولوی صاحب نے جواب مثبت میں دیا۔ اس کے بعد اس خاتون نے پھر پوچھا۔ کہ اگر یہ سچ ہے تو موجودہ زمانہ میں کسی مسلمان کی مثال دو جس سے مکالمہ الٰہیہ ہوا ہو۔ مولوی صاحب اس سوال پر کچھ خاموش سے رہ گئے۔ اس خاموشی کی وجہ غالباً خواجہ صاحب کا معاہدہ ہے جس میں انھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے اقرار کیا ہوا ہے۔ کہ آپ یا آپکے ماتحت لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بالکل نہیں کریں گے۔ یا یہ کہ حاضرین میں غیر احمدی احباب بھی موجود تھے۔ مولوی صاحب کا یہ سکتہ اسقدر لمبا ہو گیا۔ کہ حاضرین نے بھی محسوس کیا۔ اس لئے لارڈ ہیڈلے صاحب نے حاضرین میں سے اٹھ کر مولوی صاحب کے کان میں جا کر کچھ سرگوشی کی۔ لیکن مولوی صاحب کے چہرہ سے معلوم ہو رہا تھا۔ کہ اس سے بھی آپکو مدد نہیں ملی۔ پھر تھوڑے تامل کے بعد کہا۔ ہاں میرے ایک دوست ہیں۔ ان پر الہام ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات ایسی بے دلی اور مصیبت زدہ لہجہ میں تھی۔ کہ اس عورت کو پھر جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس دوست کے متعلق مزید سوال کرے۔ جلسہ برخاست ہوا۔ اور اس کے بعد ایسا اتفاق ہوا۔ کہ میں اور لارڈ ہیڈلے صاحب مسجد کے دروازہ سے اکٹھے باہر نکلے۔ رواج کے مطابق لکچر کے متعلق باتیں ہونے لگیں۔ مینے کہا۔ کہ مولوی صدر الدین صاحب نے یہ کیا کیا کہ اس عورت کے سوال کو ٹالنے کی کوشش کی۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ ہمارے پنجاب میں سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ ان سے اللہ تعالےٰ کا مکالمہ انبیاء زمانہ سابقہ کی طرح ہوتا رہا۔ انہوں نے اپنے اس دعوےٰ کو تحدی کے ساتھ تمام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ مولوی صاحب نے ان کا ذکر کیوں نہ کر دیا۔ لارڈ ہیڈلے نے کہا۔ کہ مینے بھی تو مولوی صاحب کے کان میں یہی بات جا کر کہی تھی۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ذکر کر دو۔ لیکن مولوی صاحب نے کہا۔ کہ "یہ مصلحت کے خلاف ہے"

جب سے میں ولایت سے آیا ہوں۔ سوائے اس کے مولوی صاحب کے متعلق اور کوئی بات بیان نہیں کی۔ اور اس واقعہ کا بیان مولوی صاحب کے لئے یا آپ کے گروہ کے لئے مضر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ لوگوں کی یہ مشہور پالیسی ہے۔ بلکہ اس سے تو آپ کی جماعت کو فائدہ ہوگا۔ کہ ایک ثبوت مل گیا۔ کہ آپ لوگ اس معاہدہ پر بڑی ایمانداری سے عمل کر رہے ہیں۔ میری اس بات کے ذکر کرنے کی غرض یہ تھی۔ کیا آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اسقدر مضر نہیں ہے۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی۔ تو لارڈ ہیڈلے صاحب ہی کیوں حضرت صاحب کے ذکر کی سفارش کرتے۔

آخر میں ایڈیٹر اخبار سے میں پھر مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے یا تو اپنے جھوٹے الزام کو شرفاء کی طرح واپس لیں۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔ ورنہ اس بات کا ثبوت دیں۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے چال چلن اور امانت اور دیانت پر حملے کرنے میں مینے ایک خاصہ حصہ لیا ہے۔ اور اگر ان دونو باتوں میں سے آپ اپنی ایڈیٹری پیغام کے فخر میں کوئی بھی نہ کریں۔ تو پھر آپ کا اور ہمارا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد تو ہے ہی۔ (باقی دارد)

(چوہدری فتح محمد صاحب عربک ایم۔ اے۔ مبلغ انگلستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۂ جمعہ

کلام کو بگاڑ کر پیش کرنیوالے لوگ کون ہوتے ہیں؟

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ

فرمودہ ۹ جون ۱۹۱۶ء

افتطمعون ان یومنوا لکم وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون ۞ (۲-۷۰)

جھوٹ کہنے والے لوگ بولتے ہیں۔ اور سچ کون سے؟

دنیا میں کسی چیز کے نہ ماننے والے انسان کے دو قسم کے مخالف ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنکی مخالفت اس چیز کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور بسبب اسکو نادرست اور صداقت سے دور سمجھنے کے اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی چیز کی مخالفت اس لئے نہیں کرتے کہ وہ انہیں درست معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ انکی کچھ خواہشیں ہوتی ہیں۔ جو انہیں اسکی مخالفت کے لئے کھڑا کر دیتی ہیں۔ ایسے لوگ اکثر جھوٹ اور فریب سے کام لیتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو کسی بات کی اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ سچی اور درست نہیں ہے۔ وہ مقابلہ کرتے ہوئے کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ جھوٹ ہمیشہ وہی انسان بولا کرتا ہے۔ کہ جس بات پر وہ قائم ہوتا ہے اسکی صداقت کا اسکو یقین نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر وہ صداقت کی خاطر مقابلہ کے لئے کھڑا ہو۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود جھوٹ بولے ایک انسان جو صداقت کی خاطر ہوی بچے۔ عزیز۔ رشتہ دار اور دولت حتیٰ کہ جان تک دیدینے کے لئے تیار ہوتا ہے اس سے ممکن نہیں کہ کوئی جھوٹ کا کلمہ نکل سکے۔ پس ایک بات کو سچا سمجھ کر اسپر کھڑے ہونے والے مقابلہ کرتے وقت کبھی جھوٹ سے کام نہیں لیتے لیکن جن لوگوں کا کسی بات کو ماننا اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ سچی ہے۔ خواہ ان کا ظن غالب یہی ہو کہ سچی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقعہ میں بھی اُسے سچا سمجھتے ہوں۔ مگر اسکی طرفداری کا باعث اسکی سچائی اور راستی نہ ہو۔ بلکہ کوئی اپنی غرض ہو۔ وہ جھوٹ سے کام لینے سے پرہیز نہیں کرتے میرے اس بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ممکن ہے ایک شخص راستی کو راستی سمجھتا ہو۔ مگر اسکی تائید اس لئے نہ کرتا ہو کہ اسکو سچا سمجھتا ہے۔ بلکہ اسکی کوئی اور غرض ہو ایسا انسان بھی جھوٹ سے کام لے لیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ہو۔ وہ ایک نبی کو نبی اور خدا کا برگزیدہ بھی مانتا ہو مگر وہ جو اسکی خدمت اور ادب کرتا ہے۔ اس لئے نہیں کرتا کہ وہ نبی ہے۔ بلکہ اس سے اسے اپنا کوئی اور فائدہ مدنظر ہے۔ ایسا انسان بھی جھوٹ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ذاتی نفع کے لئے نبی کی خدمت کر رہا ہوتا ہے نہ کہ اسکے نبی ہونے کی وجہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ایک نظیر اسبات کے ثبوت کے لئے موجود ہے جنگ خیبر میں ایک شخص مسلمانوں کے ساتھ ہو کر اس زور اور کوشش سے لڑا۔ کہ صحابہ کہتے ہیں ہمیں اسپر رشک آ گیا۔ لیکن لڑائی ہونے سے پہلے یا ابتدائے لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نسبت فرمایا تھا کہ اگر کسی نے دوزخی آدمی دیکھنا ہو تو اسے دیکھ لے صحابہ کہتے ہیں ہمنے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ مگر وہ اس دلیری اور جوانمردی سے لڑا کہ خطرناک سے خطرناک مقام پر پہنچکر حملہ آور ہوتا۔ اور ہر دفعہ ایک دو کو گرا ہی آتا۔ حتے کہ صحابہ ایسے مضبوط ایمان والوں میں سے بعض کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ رسول اللہ نے ناحق اسکی نسبت کہدیا ہے کہ یہ دوزخی ہے لیکن ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ جہاں وہ حملہ کرتا وہیں میں بھی پہنچ جاتا۔ حتے کہ وہ سخت زخمی ہوا بعض صحابہ جاتے اور اُسے جا کر کہتے۔ تجھے جنت کی خوشخبری ہو۔ مگر وہ آگے سے جواب دیتا مجھے جنت کی بشارت نہ دو۔ بلکہ دوزخ کی دو۔ کیونکہ میں اسلام کے لئے نہیں لڑا۔ مجھے ان لوگوں سے ایک پرانی عداوت تھی۔ اسکی خاطر لڑا ہوں۔

اس واقعہ سے دونوں باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان تھا۔ اور آپ کو خدا کا نبی اور برگزیدہ سمجھتا تھا۔ تبھی تو اس نے کہا کہ مجھے جنت کی بشارت نہ دو۔ بلکہ دوزخ کی دو۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اسلام کے لئے لڑنے والا جنت میں جاتا ہے نہ کہ اپنی اغراض کی خاطر لڑنے والا۔ چونکہ لڑائی میں شامل ہونا اس کی اپنی اغراض کے لئے تھا۔ اس لئے اسنے کہا کہ میں جنت میں جانے کے قابل نہیں ہوں۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی۔ کہ اس نے باوجود اسلام کی صداقت کا قائل ہونے کے اسلام کی اس لئے تائید نہیں کی تھی کہ یہ ایک صداقت ہے بلکہ اپنی غرض کے لئے لڑا تھا۔ چنانچہ وہی صحابی جو اس کے ساتھ ساتھ ہوئے تھے۔ کہتے ہیں۔ جب اسے زخموں کی وجہ سے سخت درد اور تکلیف ہوئی تو اس نے برچھی پر اپنا سینہ رکھکر زور سے دبایا۔ اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ وہ صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ آپکو مبارک ہو۔ آپ فلاں آدمی کے معاملہ میں بالکل سچے نکلے۔ اس نے خودکشی کر لی۔ تو ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جو صداقت کو سمجھ کر صداقت کی خاطر تائید نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی اغراض کو مدنظر رکھکر ایسا کرتے ہیں ✧

جھوٹے انسانوں کی قسمیں۔

مینے بتایا ہے ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو گو ناحق پر ہوتے ہیں۔ مگر اپنے آپکو حق پر سمجھ کر حق کی مخالفت کرتے ہیں اور ایک وہ ہوتے ہیں جو اپنے دشمن کو حق پر سمجھتے ہوئے بعض اغراض کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ مخالفت کرنے والا اپنے آپ کو بھی ناحق پر سمجھتا ہے۔ اور اپنے مخالف کو بھی۔ ایسے سب لوگ جھوٹ سے کام لے لیتے ہیں۔ دوسرا اگر وہ وہ ہوتا ہے جو اپنے آپکو حق پر سمجھتا ہے۔ اور ہوتا بھی حق پر ہی ہے مگر اسکی تائید اس لئے نہیں کرتا کہ وہ حق ہے۔ بلکہ اس لئے کرتا ہے۔ کہ اسکو اپنی اغراض مدنظر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی جھوٹ بول لیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سچ کی قدر نہیں ہوتی۔ پس گو ایسا آدمی صداقت پر بھی ہو۔ اور اپنے آپکو صداقت پر سمجھتا بھی ہو۔ جھوٹ بول لیتا ہے ✧

سچ بولنے والے

لیکن جو انسان سچ مچ حق پر ہوتا ہے اور اسے اس لئے قبول کرتا ہے کہ حق ہو۔ نہ کسی اور نفسانی غرض کے لئے وہ جھوٹ نہیں بولتا پھر وہ انسان بھی جو باطل پر ہوتا ہے۔ اگر اسکی تائید کے لئے اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ اسے باطل نہیں بلکہ حق سمجھتا ہے وہ بھی جھوٹ نہیں بولتا۔ لیکن ان کے مقابلہ میں وہ لوگ جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ۔

غرض سب انسانوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو سچ بولتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو جھوٹ بولنے میں حرج نہیں سمجھتا۔ پھر ان میں سے ہر ایک کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو حق پر ہو کر اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ اس نے حق کو حق کے لئے قبول نہیں کیا ہوتا۔ بلکہ اپنے اغراض کے لئے قبول کیا ہوتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو ناحق پر ہو کر اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ اسنے ناحق کو حق سمجھ کر قبول کیا ہوتا ہے پھر سچ بولنے والوں کے دو گروہ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو حق کو حق سمجھ کر قبول کرتا ہے۔ وہ بھی کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور دوسرا وہ جو ناحق کو حق سمجھکر اسپر جا ہوتا ہے۔ یہ بھی جھوٹ نہیں بولتا ۔

نبیوں کے مقابلہ میں جھوٹے لوگ۔

وہ گروہ جو اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے مگر حق کی تائید اس لئے نہیں کرتا کہ وہ حق ہے۔ اور دوسرا وہ گروہ جو خود تو ناحق پر ہوتا ہے مگر اپنے فریق مخالف کو حق پر سمجھ کر پھر بعض وجوہات سے اسکی مخالفت کرتا ہے۔ ان دونوں گروہوں کے آدمی کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں۔ یوں تو ہمیشہ ہی ان کا یہی حال ہوتا ہے۔ مگر نبیوں کے مقابلہ میں ان کا جھوٹ اور کذب بڑے زور سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت ان لوگوں کو اپنی تباہی اور ہلاکت کا پورا پورا یقین ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے بچاؤ کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کوششوں میں سے ایک کوشش جھوٹ کا استعمال بھی ہوتا ہے ۔

حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں جھوٹ بولنے والے

آپ لوگوں کو تو معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں لوگوں نے کیسے کیسے جھوٹ بولے۔ مخالفین نے جھوٹ بولنے سے ذرا پرہیز نہ کیا۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو راست بازی کے پھیلانیوالے کہتے تھے۔ انہوں نے جھوٹ بولنے میں اول نمبر حاصل کیا اور اسطرح ان کی نسبت پتہ لگ گیا کہ وہ اسلام کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس میں انکی خودغرضی اور نفسانیت کا دخل ہے۔ حضرت مسیح موعود پر ان لوگوں نے قسم قسم کے الزامات لگائے۔ کہا گیا کہ یہ دہریہ ہے حالانکہ وہ خوب جانتے تھے۔ کہ جسقدر اس کا خدا پر بھروسہ اور ایمان ہے۔ اور کسی کو نہیں ہے۔ وہ اپنی جان مال اسباب عزیز رشتہ دار خدا کے لئے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار تھا۔ اور دن رات اسے یہی دھن تھی کہ خدا کا نام دنیا میں پھیلے۔ اسکو خدا کا منکر کہا گیا۔ پھر وہ جو خود مسیح اور الہام کا مدعی تھا۔ اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ اس کا عقیدہ برہموؤں کیطرح ہے۔ پھر کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح کو گالیاں دیتا ہے۔ حالانکہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ جو آپ مسیحیت کا مدعی ہو۔ وہ حضرت مسیح کو گالیاں دے۔ اور برا بھلا کہے کیا کوئی شریروں اور گندے لوگوں کی طرف اپنے آپکو نسبت دیا کرتا ہے۔ مصر میں قبطی لوگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو فرعون کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اپنے نام یوسف فرعون۔ ابراہیم فرعون وغیرہ رکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ فرعون بہت اچھا اور نیک آدمی تھا۔ مگر فرعون کا نام مسلمانوں کے نزدیک گندا ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان ایسا نہیں کریگا۔ تو جو شخص اپنے آپ کو کسی کی طرف منسوب کرتا ہے وہ کسطرح اسے گندا کہہ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو دعویٰ ہی یہ تھا کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ پھر آپ حضرت مسیح کو برا بھلا کس طرح کہہ سکتے تھے۔ پھر یہ کہا گیا۔ کہ مرزا صاحب اہلبیت کے دشمن ہیں۔ حالانکہ آپنے اپنی کمالات کی ابتدا اسطرح بیان فرمائی ہے کہ ہمارے گھر میں اہل بیت تشریف لائے۔ یعنی وہی جن کو شیعہ پنجتن کہتے ہیں۔ اور اہلبیت قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد علوم باطنی مجھ پر کھلے۔ پس جو شخص اپنے علوم باطنی کے حاصل ہونے کی بنیاد انہی ہستیوں پر رکھتا ہے۔ کہ اہل بیت ہمارے گھر میں آئے۔ وہ انکی ہتک کسطرح کر سکتا ہے۔ غرضیکہ اس قسم کے اور بہت سے الزام آپ پر لگائے گئے۔

حضرت مسیح کے مقابلہ میں جھوٹ بولنے والے

حضرت مسیح سے بھی ان کے مخالفین نے یہی سلوک کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوں۔ اس سے ان کی مراد روحانی بادشاہ ہونے کی تھی۔ لیکن انہوں نے شور مچا دیا کہ یہ خود بادشاہ بنتا ہے۔ اور قیصر کا باغی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس بات کو مضبوط کرنے کے لئے ایک دفعہ ایک چالاکی کی۔ مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء بڑے عقلمند اور دانا ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح انکی چال میں نہ آئے انہوں نے آکر پوچھا کہ ہم ٹیکس کسکو دیں۔ یعنی انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ ہمیں منع کر دینگے کہ قیصر کو نہ دو۔ اسطرح ان کو گرفتار کرا دینگے۔ حضرت مسیح نے جواب دیا کہ سکہ پر کس کی تصویر ہے۔ انھوں نے کہا قیصر کی۔ فرمایا۔ پس جو قیصر کا ہو وہ قیصر کو دو۔ اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو۔ یعنی قیصر دنیاوی بادشاہ ہے اس لئے اسے سکہ کا ٹیکس دو۔ اور خدا کے آگے روحانیت کا ٹیکس ادا کرو۔ پھر حضرت مسیح کو گورنر کے سامنے باغی قرار دیکر پیش کیا گیا ۔

ہمارے مقابلہ میں جھوٹ بولنے والے

اس وقت جو ہمارا اختلاف ہوا ہے اسمیں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ گو وہ ایک چھوٹی اور قلیل جماعت ہے، لیکن ہیں ضرور۔ ان میں سے شائد ایسے لوگ بھی ہوں جو اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر ہماری مخالفت کر رہے ہیں مگر اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ حق کی خاطر ایسا نہیں کر رہے۔ کیونکہ اگر وہ حق کی خاطر کرتے۔ تو جھوٹ سے کبھی کام نہ لیتے۔ وہ باتیں جو قلب اور دل کے متعلق ہیں ان میں تو اس لئے معذور سمجھے جا سکتے ہیں کہ شائد دشمنی اور عداوت کی وجہ سے ایک بات کو اسی رنگ میں دیکھتے ہوں جیسیں کہ بیان کرتے ہیں۔ لیکن ان کا صحیح صحیح واقعات اور کھلی کھلی باتوں کو بگاڑ کر پیش کرنا ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور حق کی خاطر مقابلہ نہیں کر رہے انہوں نے ایسے ایسے افترا کئے ہیں کہ دیکھ کر حیرت

آتی ہی۔ پچھلے سال کہا گیا۔ کہ میں نے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ مجھے خلیفۃ المسیح تسلیم کروا دو۔ میں آپ کی بہت مدد کروں گا جب ہماری طرف سے اس بات کی تردید کی گئی۔ اور گورنمنٹ کی چٹھی بھی ہماری تائید میں آگئی۔ تو ایک اور بات بنالی۔ کہ گورنمنٹ ڈر گئی ہے۔ کہ اس بات کے ظاہر ہونے سے ان میں فساد پڑ جائیگا۔ اس لئے اس نے پوشیدہ رکھا ہے۔ حالانکہ انہی لوگوں نے ۱۹۱۳ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو کہا تھا کہ گورنمنٹ نے اپنے پاس سے تنخواہیں دے کر کچھ آدمی ہمارے درمیان اس لئے چھوڑے ہوئے ہیں۔ کہ وہ ہم میں پھوٹ ڈالوائیں اور چند بے گناہ آدمیوں کے نام بھی لے دئے تھے۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء کے جلسہ کی تقریر میں جو چھپی ہوئی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے اس طرف اشارہ بھی کیا تھا۔ تو یا تو ان کا یہ خیال تھا۔ کہ گورنمنٹ نے اپنے پاس سے روپیہ دیکر پھوٹ اور فساد ڈلوانے کے لئے لوگوں کو ہمارے درمیان چھوڑ رکھا ہے۔ یا یہ کہ گورنمنٹ کو پھوٹ ڈلوانے کا ایسا سنہری موقع ہاتھ آیا ہے۔ لیکن وہ ایسا کرنا نہیں چاہتی۔ اور انکار کر دیتی ہے۔ کہ ایسی کوئی درخواست وغیرہ نہیں آئی ؛

اسی طرح اور بہت سے جھوٹ انکی طرف سے مشہور کئے گئے۔ اور جب جواب دئے گئے۔ تو کوئی نہ کوئی حجت نکال ہی لی۔ جیسا کہ میں نے ابھی ایک بات سنائی ہے اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان کی ایسی دروغ بیانی کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے ؛

حقیقۃ النبوۃ کی عبارت کو غلط طور پر پیش کرنیوالے

ایک خط آیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایک شخص نے کتاب حقیقۃ النبوۃ سے میری عبارت کا ایک ٹکڑا نقل کر کے رکھا ہوا ہے جو یہ ہے۔ کہ "بعض نادان کہدیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا اور اسکی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔" اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود کی عبارت ازالہ اوہام سے یہ لکھی ہوئی ہے کہ "افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا۔ کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے۔ وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنے ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔"

یہ دونوں عبارتیں لوگوں کو دکھلا کر وہ کہتا ہے کہ دیکھو ہمیں میاں صاحب سے کوئی مخالفت نہیں لیکن وہ تو حضرت مسیح موعود کو گالیاں دیتے ہیں۔ جیسا کہ اس عبارت میں نادان کہا ہے۔ پھر ہم کسطرح ان کے ساتھ مل سکتے ہیں لیکن یہ ایک دھوکہ ہے۔ جو لوگوں کو میری طرف سے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے حقیقۃ النبوۃ میں ہی اس بات کو حل کر دیا ہوا ہے۔ کہ جب تک کوئی بات منکشف نہ ہو۔ اس وقت تک اس کے خلاف کہنا برا نہیں لیکن جب وہ کھل جائے۔ پھر اسکے خلاف کہنا نادانی اور جہالت ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال بھی دی تھی چنانچہ حقیقۃ النبوۃ کی اصل عبارت یہ ہے کہ:۔

"ایک بات جب تک پوشیدہ اور پردہ خفا میں ہو اسے اصل کے خلاف ماننا ایک اور بات ہوتی ہے لیکن پردہ اٹھ جانے پر پھر بھی غلطی سے نہ ہٹنا ایک اور بات ہوتی ہے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

۔۔ "اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے۔ (چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اسکو مشرکانہ عقیدہ قرار دیا ہے) حتے کہ حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے۔ کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔" اب ہر ایک عقلمند آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ جسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتدا میں حضرت مسیح کی وفات کے متعلق انکشاف نہ ہونے کی وجہ سے براہین احمدیہ میں ان کے زندہ ہونے کے متعلق لکھ دیا تھا۔ لیکن بعد میں جب وفات مسیح کے متعلق انکشاف ہو گیا تو آپ نے اس عقیدہ کا رکھنا شرک قرار دیدیا اسی طرح آپ نے ایک وقت تک نبی کی وہی تعریف کی جو آج کل کے مسلمان کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت تک آپ پر اس مسئلہ کا پوری طرح انکشاف نہ ہوا تھا۔ اس لئے آپ عام مسلمانوں کے عقیدہ پر ہی قائم رہے۔ مگر جب آپ پر نبوت کی تعریف کھل گئی۔ تو آپ نے لکھدیا کہ:۔

"نبی اسکو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱)

گویا وہی عقیدہ رکھنے والوں کو جو ایک وقت میں خود حضرت مسیح موعود کا تھا۔ نادان قرار دیا ہے۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ جب تک حق نہیں کھلا تھا۔ وہ عقیدہ رکھنے والے معذور تھے۔ لیکن جب حق کھل گیا۔ تو ان کے لئے بدلنا ضروری تھا، اسی طرح اس آیت سے ایک وقت میں حضرت صاحب نے یہ استدلال کیا کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ لیکن جب آپ پر اس کی حقیقت کھل گئی تو خود ہی یہ فرما دیا کہ:۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیگئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

اب جبکہ حضرت مسیح موعود نے یہ لکھدیا ہے۔ تو ایک ایسا شخص جو آپ کا متبع ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہی کہتا جائے۔ کہ نہیں نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی دوسرے

نبی کا متبع نہ ہو۔ تو اس کے نادان ہونے میں کیا شک ہے۔ نادان نہیں۔ بلکہ اسکے عاصی اور گنہگار ہونے میں بھی کوئی شک نہیں۔ پس جب حضرت مسیح موعود نے بار بار کی وحی کے ماتحت یہ کہدیا ہے کہ نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ اب جو شخص کہتا ہے کہ متبع نہ ہونا ضروری ہے وہ ضرور نادان ہے ٭

حضرت مسیح موعودؑ نے ابتدا میں جو کچھ لکھا۔ اس کا نام ہم احتیاط رکھیں گے۔ کیونکہ اس وقت آپ پر اس کے متعلق کوئی انکشاف نہ ہوا تھا۔ اس لئے آپنے عوام کے عقیدہ کے مطابق لکھ دیا۔ لیکن آپ کو ہم یہ لکھنے سے نعوذ باللہ نادان نہیں کہہ سکتے۔ دیکھو صحابہ میں سے ایسے لوگ تھے۔ جو شراب پیتے تھے۔ لیکن ان کو اسلام سے خارج نہ کیا گیا۔ کیوں اس لئے کہ اس وقت شراب کی ممانعت کے متعلق کوئی حکم نہیں نازل ہوا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ ہاں جب حکم نازل ہو گیا اس کے بعد اگر کوئی شراب کو حلال سمجھکر ... پیتا۔ تو ضرور اسلام سے خارج ہو جاتا۔ تو بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ ان کے متعلق کوئی حکم نازل نکرے اسپر نبی اسی طرح عمل ہونے دیتا ہے۔ جسطرح پہلے ہو رہا ہو۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت مسیح موعود کی زندگی شاہد ہے۔

وہ شخص کیسا نادان ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی ہتک کی ہے۔ کیونکہ اس کا اگر وہ ہم پر سب سے بڑا الزام ہی یہ لگاتا ہے کہ ہم غلو کرتے ہیں اب اس سے کوئی یہ پوچھے۔ کہ کیا غلو کرنے والا بھی ہتک کر سکتا ہے۔ ہتک ہمیشہ وہی کرتا ہے۔ جو اصل درجہ سے کم کرکے دکھانے کی کوشش کر رہا ہو۔ ہتک کا الزام ان پر ہے نہ کہ ہم پر۔ کیونکہ بخیال ان کے ہم تو حضرت مسیح موعود کے درجہ میں غلو کرنیوالے ہیں۔ اور وہ کم کرنے والے ٭

پس میرے فقرہ کے وہ معنی کرنے کہ جنکی میرے ہی مضمون میں تردید کیگئی ہے۔ نیک نیتی پر مبنی نہیں ہیں جیسے تو بتادیا ہے کہ ... وہ ایک بات جب تک پوشیدہ اور پردہ خفا میں ہو۔ اسے اصل کے خلاف ماننا ایک اور بات ہوتی ہے۔ لیکن پردہ اٹھ جانے پر پھر بھی غلطی سے نہ ہٹنا ایک اور بات ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص لاہور جائے۔ اور وہاں جاکر اسے دکھ پہونچے۔ تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ لیکن اگر اسے لاہور جانے سے پہلے رویا کے ذریعہ اس بات کا علم ہو جائے۔ کہ وہاں جاکر مجھے دکھ پہنچے گا۔ اور پھر چلا جائے۔ تو یہ اسکی نادانی اور بے وقوفی ہوگی۔ پہلی دفعہ جانا اسکی نادانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسے علم ہی نہ تھا لیکن جبکہ اسے بتادیا گیا۔ تو پھر جانا اسپر الزام لائیگا۔ یہ تو ان لوگوں کی جہالت ہے۔ جو ہم پر حضرت مسیح موعود کی ہتک کا الزام لگاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیوں وہ ایسا کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایسے لوگ تو مجھ پر بھی اسی طرح حملے کرتے ہیں۔ اور انسان کا کلام تو الگ رہا خدا کے کلام کو بھی سنکر اور سمجھ کر اور معنی کر لیتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے کلام کے متعلق ایسا کرنیوالے ہیں۔ تو پھر ہمیں کیا تعجب ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو شخص حق کی تائید کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کرتا۔ کیونکہ جھوٹ ہر حالت میں جھوٹ ہی ہے۔ خواہ سچ کی تائید کے لئے ہی کیوں نہ بولا جائے ٭

ہم تو حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ کا نبی اور برگزیدہ مانتے ہیں۔ کیا ہم یہ مانتے ہوئے آپ کو نادان کہہ سکتے ہیں۔ ہاں وہ جو آپکے درجہ کو گھٹا رہے ہیں۔ وہ ایسا کہیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اب اپنے ہادی اور مرشد کو "ایک شخص" "ایک شخص" کے ایسے حقارت آمیز الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو حق دکھلائے۔ جو اس بات کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ ہم کو حق سے پھیر کر باطل کی طرف لیجائیں۔ اللہ تعالیٰ انکو نشان پر نشان دکھاتا ہے مگر باوجود اس کے جسطرح ایک کیمیا گر ایک آنچ کی کسر سمجھتا ہے اسی طرح وہ ایک بار اور کوشش کی کمی سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اب ان کو توڑ دینگے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ مسیح موعود کی جماعت کو سب پر غالب رکھیگا۔ اس لئے انکی کوششوں سے ہمیں کوئی فکر نہیں مگر دل چاہتا ہے کہ وہ جو کبھی ہمارے تھے۔ انکو بھی خدا حق کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور وہ پھر ہمارے ہو جائیں اور اسطرح ہمارے راستہ سے یہ روک بھی دور ہو جائے۔ اور ہم اپنا فرض پوری توجہ سے ادا کر سکیں ٭

اصحاب الفیل کے حملے

ہلاکت ناظرین الفضل کو معلوم ہو۔ کہ صوفی احمد دین ڈوری باف پیغام پارٹی کا خواب بین الہام باف ایجنٹ تھا۔ اس شخص نے ہمیشہ حضرت خلیفۃ ثانی کی تباہی کے رویا (رویا رم) دیکھے۔ اور شائع بھی کروا دیئے وہ تو کہتا تھا کہ میرے سامنے محمود نابود ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے اس وجود مسعود کے سامنے نابود کر دیا فقطع دابر القوم الذین لا یومنون۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ٭

حماقت آخری زمانہ میں مبعوث ہونیوالے خدا کے برگزیدہ رسول کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ایم۔ اے پاس کرنے پر تو سلسلہ کا نادان دوست پیغام کا ایڈیٹر مارے اندر ہی اندر جل بھن کر کباب ہو گیا۔ اور صدا تک برنخاست مگر خواجہ کے بیٹے کے بی اے پاس کرنے پر کچھ صدائے بے ہنگام نکالی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں لکھتا ہے۔ یہ نوجوان خواجہ صاحب کا نعم البدل ثابت ہوگا ایسا فقرہ پڑھکر مجھے وہ ریچھ والی حکایت یاد آگئی۔ جس نے اپنے آقا کی ناک پر مکھی اڑاتے ہوئے اس کا چہرہ زخمی بلکہ جان سے ہی مار دیا۔ چندہ کی مانگ تو بتاتی ہے کہ خواجہ ابھی تک زندہ ہے۔ یہاں ابھی نعم البدل شائع اور دکھائے جاتے ہیں ٭

سفاہت مکرم مفتی محمد صادق صاحب سے ان کی لکھی ہوئی دو عیسائی قوموں میں تبلیغ کی درخواست کیگئی ہے۔ یہ کہ پہلے لکھا تھا جسطرح سلسلہ موسوی کا آخری خلیفہ عیسیٰ نبی تھا۔ اسی طرح خاتم النبیین کا آخری خلیفہ عیسیٰ ولی ہو۔ اور نبی نہ ہو۔ کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ ایک نہیں ہوتے۔ اب لکھتے ہیں کہ آنیوالا عیسیٰ نبی اللہ ہے۔ اب کیونکر مشبہ اور مشبہ بہ ایک ہو

گئے۔ نادان معترض سوچے کہ نبی ہو جانے سے دو شخص ایک نہیں ہو جایا کرتے۔ مثلاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موسیٰ کے مثیل ہیں ایک مشبہ ایک مشبہ بہ مگر اس سے یہ دو تو ایک نہیں ہو گئے۔ پس کما استخلف الذین من قبلھم سے صرف یہ ثابت ہوگا۔ (جیسا کہ لکھا بھی گیا تھا) کہ وہی عیسیٰ نہ آئے جو موسوی شریعت کا خلیفہ تھا باقی یہ نہیں کہ اب جو آئیو الا ہے نبی نہ ہو۔ چونکہ نبی کے مفہوم میں عوام کے نزدیک براہ راست اور صاحب شریعت ہونا بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے زیادہ تشریح سے بچنے کے لئے **ولی** کا لفظ لکھدیا۔ اور نبی ہونا ولی کے مخالف نہیں۔ ہر نبی ولی بھی ہوتا ہے۔

دوسرا اختلاف یہ بتایا ہے کہ پہلے لکھا تھا۔ کہ نبی کریم کے غلاموں میں نبیوں کی قطار ہے اور اب لکھتے ہیں کہ صرف ایک شخص نبی ہوا۔ حالانکہ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین سے ظاہر ہے کہ پہلے نبی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے باہر نہیں۔ دوم اب تک صرف ایک نبی آیا ہے مگر آیندہ خدا جانے کتنے نبی ہوں۔ جو لامحالہ شریعت محمدیہ کے پیرو ہوں گے

خباثت

دریدہ دہنی کی مثال میں اگر کوئی تحریر پیش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر نہیں ملیگی۔

"آؤ ذرا یزیدیوں کی تحقیقات کریں کہ حقیقت میں کون لوگ اس خطاب کے مصداق ہیں × × × اسمیں کیا شک ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کشف میں قادیان کو دمشق دیکھا۔ اور دمشق ہی وہ مقام ہے جو یزیدی خلافت کا صدر مقام ہے۔ اور اب تو میاں صاحب نے منارۂ دمشقی یعنی منارۃ المسیح بناکر بات زیادہ صاف کردی" × × ×

یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے کہ حضرت مرزا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ لوگ خلیفۃ الرسول ہونے کا مدعی مانتے ہیں۔ اور یہ کہ آپ کا صدر مقام قادیان ہی تھا۔ اور اسی کو آپ نے سلسلہ کا مرکز یعنی صدر مقام قرار دیا اور پھر آپ ہی نے منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی۔ اور اسکی تکمیل کے ساتھ ترقی اسلام کو وابستہ قرار دیا۔ اب بات انصاف کا

ناظرین پر رکھتا ہوں کہ اس تحریر کا لکھنے والا احمدی ہے یا غیر احمدی۔ اور اپنے پہلو میں ثناء اللہ۔ محمد حسین ملا محمد بخش کا دل رکھتا ہے یا نہیں۔ پھر اس کے ساتھ ان سطور کے لکھنے والے کا یہ فقرہ بھی پڑھ لیجئے "دمخاتون جنت ابوبکر کی مرید نہ تھیں۔ بلکہ وفات تک ان سے ناراض رہیں" اور بتایئے کہ لکھنے والا سنی ہے یا کٹا رافضی۔

شیطنت

اس سے پہلے یوسوس فی صدور الناس۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں شک ڈالنا صرف شیطان کا کام سمجھا جاتا تھا۔ اور کوئی مومن اسے اپنی طرف منسوب کرنا پسند نہ کرتا تھا۔ مگر اب بدقسمتی سے ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جس کا مشن ہی لوگوں کے دلوں میں شک ڈالنا۔ وہ بڑے فخر سے بیان کرتا ہے کہ ہمنے فلاں شخص یا اشخاص کے دلوں میں شک ڈال دیا۔ اور اس پر اپنی کامیابی کا اعلان کرتا ہے۔ پیغام کی تبلیغی رپورٹ میں ایک مبلغ اپنی کارروائی ان الفاظ میں شائع کرتا ہے۔ کہ "الغرض ان کو پورا شک پڑ گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہم سے اچھا سلوک کرنا شروع کیا" احمدی جماعت کو اعوذ برب الناس پڑھتے رہنا چاہیئے۔

زمین رہن ملتی ہے۔

چودہری علی بخش صاحب پریزیڈنٹ زمیندارہ بنک موضع بھیر وچی ضلع گورداسپور اپنی بعض ضروریات کے باعث اپنی چھ گھماؤں زمین بعوض سہ صد روپیہ رہن باقبضہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں کہ چھ سال تک بحساب پچاس روپے سالانہ یہ رقم ادا کر دوں گا۔ اگر ادا نہ کروں۔ تو زمین پر راہن جائز قابض تصور ہوگا۔ چونکہ چودہری صاحب کو واقعی امداد کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب انکی مدد کر سکیں۔ تو دفتر سکرٹری میں اطلاع دیویں۔

شیر علی
اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضالین کون ہیں؟

یہ غیر مبایعین صاحب ہم لوگوں کو یعنی مبایعین کو ضالین کہتے ہیں۔ مگر ہمنے دیکھنا یہ ہے کہ خداوند کریم نے ضالین کی کیا تعریف کی ہے۔ چنانچہ خداوند کریم قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ ضالین کون ہیں۔ ضالین وہ ہیں جو مان کر انکار کر دیں اور پھر انکار میں زیادہ ہوتے جاویں۔ یہی ضالین ہیں۔ چنانچہ وہ آیت قرآنی یہ ہے۔ غیر مبایعین پڑھیں اور غور کریں۔ ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفراً لن تقبل توبتھم و اولئک ھم الضالون۔ پارہ ۳ سورہ آل عمران ع ۱۶ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ غیر مبایعین ضالین ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریریں موجود ہیں۔ کہ اونھوں نے کئی جگہ حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ لکھا ہے۔ اور جب لکھا ہے تو مانتے بھی ضرور ہونگے۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اس اپنی پہلی تحریر کا انکار کر دیں کہ میری کوئی تحریریں نہیں ہیں جس میں میں نے جناب حضرت مسیح موعود کو نبی لکھا ہو۔ تو پھر انشاء اللہ وہ تحریریں پیش کی جاوینگی۔ اب ضالین کون ہوئے یہ یا ہم۔ ہمنے جو مانا ہے۔ اسی پر ہم قائم ہیں۔ مگر انہوں نے مان کر انکار کیا ہے۔ اب آپ ہی خدا کے لئے غور کر لیوے۔ کیونکہ پھر یہ موقعہ ملنا بہت مشکل ہے۔ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ وہاں پر سوائے ہاتھ ملنے کے کچھ نہیں ہے۔ چونکہ یہ درد دل سے لکھا ہے۔ شاید خداوند کریم میری اس تحریر سے کسی کو سمجھنے کی توفیق دیدے۔ فقط

خاکسار فضل الرحمان احمدی نوشہرہ ڈاک بنگلہ

حضرت اقدس کے کتب خانہ کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے۔ آجکل تین چار کتابیں جو ختم ہو چکی تھیں نئی سرے سے چھپکر تیار ہوئی ہیں تحفہ گولڑویہ۔ مسیح ہندوستان میں۔ آریہ دہرم سراج منیر۔ چشمہ مسیحی